خلافت لائبریری ربوہ

بدھ 12- اپریل 2000ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
بدھ 12 اپریل 2000ء - 6 محرم 1421 ہجری - 12 شہادت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 81

مایوس نہ ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ نے جس دن رحمت پیدا کی۔ تو سو حصے اس کے پیدا کئے۔ ننانوے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھ لئے۔ اور صرف ایک حصہ مخلوق میں بھیجا۔ پس اگر کافر کو علم ہو جائے کہ اللہ کے پاس اتنی رحمت ہے۔ تو کبھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن جان لے کہ اللہ کے پاس کتنا عذاب ہے تو کبھی بھی اس سے بے خوف نہ ہو۔ (مسلم کتاب التوبہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہو گی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آ جاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آ جائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کر دو۔ پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں۔ گناہ اس میل کی طرح ہے۔ جو کپڑے پر ہوتی ہے۔ اور دور کی جا سکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو۔ تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے۔ وہ غفور رحیم ہے۔" (بدر۔ 17۔ جنوری 1907ء تقریر جلسہ سالانہ)

بیکار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کر لیں

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
"میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو اور کام کرو۔ اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں۔ بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو"

(خطبہ جمعہ 22۔ جنوری 1937ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
"جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے تو چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی انہیں مل سکے وہ کر لیں۔ اخبار اور کتابیں بیچنے لگ جائیں۔"

(الفضل 12۔ جون 1935ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ۔
بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں۔ اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔
احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے

باقی صفحہ 7 پر

مایوسی بہت ہی خطرناک چیز ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مایوسی سے انسان کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور مایوسی ایک خطرناک چیز ہے۔ اس کے برے نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے شک اور وہم پیدا ہوتا ہے۔ آج بھی جس مضمون کے متعلق بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ بھی مایوسی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ ترک عمل ہے۔ کام چھوڑنا۔ ہمت ہارنا۔ مایوسی سے ہی ہوتا ہے۔ کئی کمزوریاں اور کمیاں ہوتی ہیں۔ دینی۔ دنیوی۔ اخلاقی۔ روحانی۔ مگر ان کا اکثر باعث اور خطرناک نتیجہ پیدا کرنے والی ناامیدی اور مایوسی ہوتی ہے۔ جب انسان ناامید ہو جاتا ہے۔ تو وہ سوال کرتا ہے کہ جب اس کے کامیاب ہونے کی صورت ہی نہیں۔ تو پھر اسے کام جاری رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے وقت میں اس کا دل صاف طور پر جواب دے دیتا ہے کہ جب میرے لئے امید ہی نہیں تو پھر کام جاری رکھنا لاحاصل ہے۔ اگر کامیابی کا شائبہ بھی ہوتا ہے تو ایک انسان کام کرنا ترک نہیں کرتا۔ کوئی نہیں۔ جو یہ کوشش کرے کہ خدا بن جاؤں یا ملک بن جاؤں۔ یا میں آسمان پر اسی زندگی میں چڑھ جاؤں' کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ اس کے متعلق کوشش بھی نہیں کرتا۔ مایوسی اسی کا نام ہے کہ انسان سمجھ لے کہ فلاں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ مایوسی اور کسی کام کو ناممکن سمجھنے میں کچھ فرق ہے۔ مایوسی اس امر کے متعلق کہتے ہیں جو ایک شخص کو اپنی ذات کے متعلق ہو۔ ایک شخص جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ فتح دنیا میں لوگ حاصل کرتے ہیں۔ مگر وہ خیال کرتا ہے باوجودیکہ فتح لوگوں کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ میرے لئے فتح ناممکن ہے۔ یہ خیال اس کا مایوسی ہے' لیکن ایک ناممکن سب جہان سے تعلق رکھتا ہے کہ ہر شخص خواہ وہ کوئی ہو۔ اس کے متعلق بلا استثناء یہ قاعدہ ہو کہ وہ نہیں کر سکتا۔ گو بعض چیزیں غلطی سے ناممکن خیال کی جاتی ہیں اور بعض واقعہ میں ناممکن ہوتی ہیں۔ اور بہت سے کسی چیز کی تعریف نہ سمجھنے کی وجہ سے کسی چیز کے ملنے یا نہ ملنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کے مدارج رکھے گئے ہیں۔ اور ہر آخری حد تک پہنچنے کے لئے پہلے ابتدائی مدارج میں سے گذرنا اور ان کا طے کرنا ضروری ہے۔ اور پہلے تعریف معلوم ہونی ضروری ہے۔ مثلاً علم کی تعریف جب تک نہ معلوم ہو۔ تو علم میں ترقی ہونا ناممکن ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ایم اے کی کتب ہی علم ہیں۔ بی اے کا علم نہیں۔ یا بی اے کا علم ہے۔ ایف اے کا علم نہیں۔ یا ایف اے کا علم ہے۔ انٹرنس کا علم نہیں۔ اسی طرح ابتدائی قاعدہ کے متعلق جو سمجھتا ہے کہ وہ علم نہیں۔ تو ایسا آدمی جو قاعدہ کو علم نہیں سمجھتا۔ بلکہ ایم اے یا بی اے یا ایف اے یا انٹرنس کو ہی علم سمجھتا ہے۔ کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قاعدہ بھی علم ہے۔ اور دوسرے مدارج بھی علم ہیں۔ اور آخری مدارج اسی وقت طے ہو سکتے ہیں۔ جب پہلے

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہارٹلے پول کا وہ پھول' وہ محبوب گیا

(مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب (مرحوم) آف ہارٹلے پول (Hartlepool) کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کا منظوم کلام)

ہارٹلے پول میں کل ایک کنول ڈوب گیا
ہارٹلے پول کا وہ پھول' وہ محبوب گیا

مسکراتا تھا ہمیشہ وہ نجیب ابن نجیب
اس کے اخلاق نرالے تھے' ادائیں تھیں عجیب

پیکر ضبط تھا وہ۔ صبر کا شہزادہ تھا
اس کے گرویدہ تھے سب۔ ہر کوئی دلدادہ تھا

اس کے ہی غم سے تو آج آنکھیں ہوئی ہیں پُر آب
ذکر سے جس کے کِھل اٹھتے تھے کبھی دل کے گلاب

یاد رکھے گی وہ اک پھول سدا اردو کلاس
دل سے اِٹھلاتی ہوئی اُٹھے گی اس کی بو باس

وہ سمندر کے کنارے ہمیں لے جاتا تھا
دیر تک وہ لبِ ساحل ہمیں ٹہلاتا تھا

راگ موجوں کا بڑوں چھوٹوں کو بہلاتا تھا
اب خیال آتا ہے وہ اس کے ہی گُن گاتا تھا

کبھی ہم اس کو لطیفوں سے ہنساتے تھے بہت
کبھی گاتے تھے تو وہ پیار سے سمجھاتا تھا

آؤ اب بنچوں پہ ساگر کے کنارے بیٹھیں
تھک چکے ہو گے، تمہیں کل بھی تو جگراتا تھا

میں تمہیں مچھلی کھلاؤں گا تروتازہ چلو
ہے ابھی تک کھلا فِش شاپ کا دروازہ چلو

اس کی مہمان نوازی ہمیں یاد آئے گی
بے غرض اس کی محبت ہمیں تڑپائے گی

وہ کئے رکھتا تھا پہلے سے ہی سب کچھ تیار
کئی کھانوں کی لگا رکھتا تھا میزوں پہ قطار

ہمیں بٹھلا کے بڑی تیزی سے پھر جاتا تھا
اپنے بچوں کو لئے ساتھ وہ سوئے بازار

جلد بازار سے لے آتا تھا تازہ مچھلی
گرم بھاپ اٹھتی تھی مچھلی سے نہایت مزیدار

اب اسے ڈھونڈنے جائے تو کہاں اردو کلاس
اسے اب دیکھے گی دل ہی میں نہاں اردو کلاس

جس کی خاطر وہ ہمیں کرتا تھا پیار اے وائے
وہ بھی غمگین ہے اس کے لئے بے حد' ہائے

صبر کی کرتا ہے تلقین وہ اوروں کو مگر
کاش اس کو بھی تو اس غم سے قرار آ جائے

دفن ہو جائے گا کل ساجدہ کی قبر کے ساتھ
اے خدا قرب یہ دونوں کو بہت بھلائے

فاتحہ کے لئے ہم جائیں تو یہ نہ ہو کہیں
ہم سے شکوہ کریں وہ قبریں کہ اب کیوں آئے

اب کبھی ہم سے ملو گے بھی تو بس خوابوں میں
یہ کنول اب نہ کھلیں گے کہیں تالابوں میں

بقیہ صفحہ 1

درجے طے ہوں، لیکن جو شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گا وہ مایوس ہو جائے گا۔ اور علوم کے حاصل کرنے سے رہ جائے گا۔ ایک شخص جو نشانہ لگانے والے کو دیکھتا ہے اور عین موقع پر مارنا ہی نشانہ سمجھتا ہے۔ جب وہ ابتدأ بندوق اٹھائے گا۔ تو صحیح اور اعلیٰ درجہ کا نشانہ نہیں لگا سکے گا۔ اس لئے مایوس ہو کر آئندہ بندوق چلانا چھوڑ دے گا، لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ بندوق کا اٹھانا بھی ایک علم ہے اور شست لگانا بھی ایک علم، لیکن اگر وہ جانتا ہو گا کہ بندوق چلانا بھی ایک علم ہے۔ جو درجہ بدرجہ آتا ہے تو پھر اگر اس کی گولی اس سمت کو جاتی ہے۔ جدھر چلائی گئی ہے۔ تو اس کے لئے کوئی مایوسی کی بات نہیں۔ کیونکہ وہ ترقی اور کمال پر پہنچنے کے قریب ہو رہا ہے۔

پس بہت سے لوگ مقصد حاصل کرنے سے محروم اس لئے رہتے ہیں کہ وہ بڑے درجے کو آگے رکھتے ہیں۔ اور پھر اس کو ناممکن خیال کر کے مایوس ہو جاتے ہیں۔ چونکہ چھوٹے درجے ان کی نظر میں نہیں آتے۔ اس لئے وہ رہ جاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 6 ص 479-480)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

تھی اسکی ذات مشعل انوار آگہی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب : ایثار و شفقت غیر معمولی عظمت و لیاقت

احباب جماعت کے بیان کردہ ایمان افروز حسین واقعات

ایک بے چین رات کی روداد

جناب ثاقب زیروی کی یہ روداد مختصراً سماعت فرمائیے۔

"لاہور" میں ستمبر74ء تک پاکستان بھر میں جماعت احمدیہ کے ارکان پر توڑنے جانے والے مظالم کا "روزنامچہ" شائع ہونے پر بھٹو حکومت نے پبلشر "لاہور" (اس عاجز) اور "لاہور" کے پرنٹر کے خلاف "ڈیفنس آف پاکستان رولز" کے تحت تھانہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں دو مقدمات رجسٹرڈ کرادیئے جن میں دونوں کو 24'24 سال کی سزا دی جا سکتی تھی۔.... 11 فروری 77ء کو دوپہر کے وقت تین چار پولیس افسر ایک دم دفتر میں در آئے اور بتایا کہ آج ہم ایک خصوصی بالائی حکم کے تحت آپ کو گرفتار کرنے آئے ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا.... ایس ایچ او صاحب نے بتایا کہ چونکہ تھانہ قلعہ گوجر سنگھ میں کوئی حوالات نہیں ہے اور آپ کو سول لائنز کے تھانے بھجوایا جائے گا۔ اس لئے گرفتاری مغرب کے بعد ڈالی جائے گی۔ لیکن نہ جانے یہ ان کی اپنی سوچ تھی یا کوئی مزید ہدایت کہ مغرب کے وقت انہوں نے ہم سے (ثاقب زیروی اور م۔ ش پرنٹر لاہور ناقل) کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ آج کی رات اپنے اپنے گھر میں گزاریں اور کل صبح ساڑھے نو اور دس بجے کے درمیان خود ہی تھانے آجائیں۔ ہمارے اہلکار آپ کے گھروں پر گئے تو سو باتیں بنیں گی..... ساری رات "لاہور" کا اگلا شمارہ تیار کرنے میں گزر گئی پرچے کی تکمیل کے بعد نوافل کے دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے طمانیت عطا فرما دی اور میں نماز فجر کے بعد ایسا سویا کہ سوا آٹھ بجے آنکھ کھلی۔ نو بجے کے قریب مکرم و محترم محمد شفیع صاحب (م۔ ش۔ ناقل) بھی پہنچ گئے..... ہمارے پریس میں پہنچنے کے پانچ منٹ بعد ہی برادران مرزا نصیر احمد صاحب اور چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب پہنچ گئے میں نے ان سے کہا کہ آپ جا کر ایس ایچ او صاحب سے پوچھ آئیں کہ کیا ہم حاضر ہو جائیں۔ دونوں بھائی گئے اور جب واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں مٹھائی کا ڈبہ اور ہونٹوں پر یہ خوشخبری تھی کہ گرفتاری نہیں ہو گی۔ انسپکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح بھٹو صاحب کے سیاسی مشیر (جناب محمد حیات تمن) کا فون آگیا ہے کہ گرفتار نہ کیا جائے۔ فالحمدللہ...... میں کوئی چار بجے کے قریب دفتر سے اترا تو نیچے حضرت چوہدری صاحب کا ڈرائیور کھڑا تھا۔ اس نے کہا کہ بڑے چوہدری صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ آج شام کا کھانا ان کے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ کہنے لگا نہیں جی میں آپ کو ساڑھے چھ بجے خود لینے آؤں گا۔ یہ بھی انہی کا حکم ہے۔ مجھے کار گھر سے اٹھا کر جب عقبی بنگلے کے صدر دروازے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تو گاڑی کی آواز سنتے ہی وہ سراپا شفقت و محبت انسان بنگلے سے باہر آگیا اور میرے کار سے اترتے ہی مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور کہا زندگی میں یہ دوسری بے چین رات تھی کہ میں اطمینان سے سو نہ سکا اور رات بھر اپنے رب سے یہی کہتا رہا مولا کریم! ثاقب نے تو صرف یہی کیا ہے کہ تیری جماعت پر توڑے جانے والے مظالم کی تفصیل چھاپ دی ہے دنیا والوں اور احمدیت کی آئندہ نسلوں کی آگہی کے لئے' میں نے نگاہ اوپر اٹھائی تو اس کریم النفس کی آنکھیں اشکوں سے لبریز تھیں۔ عرض کیا مولا کریم نے آپ کی دعائیں تو قبول فرمالیں۔ اب یہ آنسو کیسے؟ فرمایا یہ تشکر کے آنسو ہیں۔"

(خالد دسمبر1985ء ص65'64'63)

پوری انسانیت کی خدمت

محترم انیس الرحمان صاحب بنگالی سابق مربی انگلستان ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:۔

"1978ء کے اجتماع کے موقع پر جس میں بریڈ فورڈ کے ڈپٹی میئر اور ان کے علاوہ دو درجن کے قریب انگریز اور بعض ممبران پارلیمنٹ شامل ہوئے۔ میں نے ابتداء میں استقبالیہ تقریر میں مکرم چوہدری صاحب کا نوجوانوں سے تعارف کروایا اور آپ کی خدمات کو سراہا۔ میرے استقبالیہ کے بعد ڈپٹی میئر نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی اور دوران خطاب کہا کہ مکرم چوہدری صاحب کی خدمات بنی نوع انسان کے لئے بہت وسیع ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ مکرم چوہدری صاحب کی عمر دو سو سال ہے تب بھی میں اسے ضرور تسلیم کروں گا۔ کیونکہ آپ کی خدمات کا سلسلہ اتنا وسیع ہے کہ دوسروں کے لئے کئی صدیوں میں بھی اتنی خدمات انجام دینا ممکن نہ ہوتا۔ پھر آپ نے تو پوری انسانیت کی بہت خدمت کی۔"

(خالد دسمبر1985ء ص123)

مالی قربانی کی تشہیر پر ناپسندیدگی

محترم لئیق احمد طاہر صاحب بیان کرتے ہیں:۔

"1970ء کا واقعہ ہے قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مغربی افریقہ کے دورہ کے بعد لندن تشریف لائے۔ حضور کو اس موقع پر لندن مشن' محمود ہال اور مربیان کے رہائشی فلیٹس کا افتتاح فرمانا تھا۔ اس موقع پر ایک مقامی اخبار میں خاکسار کا انٹرویو شائع ہوا جس میں خاکسار نے یہ ذکر بھی کیا کہ اس عمارت کا خرچ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ادا کیا ہے۔ اگلے دن دوپہر کے کھانے پر بیٹھے تھے۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ نے یہ کیوں چھپوا دیا کہ اس عمارت کے اخراجات میں نے ادا کئے ہیں۔ میں تو اس کی تشہیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پھر فرمایا کہ سیدنا حضرت فضل عمر کی خواہش تھی کہ جماعت کی صد سالہ جوبلی پوری شان و شوکت سے منائی جائے۔ میں نے اپنی طرف سے یہ عمارت اس جوبلی کے عطیہ کے طور پر بنوا دی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔"

(خالد دسمبر1985ء ص154)

مہنگی قمیص نہیں لاؤں گا

مکرم بشیر احمد خاں رفیق سابق امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں:۔

"میں نے جو دس سال کا عرصہ حضرت چوہدری صاحب کو قریب سے دیکھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ہزاروں روپے ماہوار کی آمد میں سے صرف چند روپے اپنے لئے رکھتے۔ باقی رقم یا تو جماعتی چندوں میں چلی جاتی تھی یا غرباء اور مستحقین کی امداد میں خرچ ہوتی تھی۔ مختلف اوقات میں آپ اندازاً تیس سے پچاس ہزار روپے سالانہ بطور وظائف دیا کرتے تھے۔ یہ ہزاروں روپے آپ کس طرح مہیا فرماتے تھے۔ یہ داستان بڑی دلچسپ' بڑی دل گداز اور بڑی ہی ایمان افروز ہے اور ہزاروں لاکھوں روپے کی آمدن رکھنے والوں کے لئے نصیحت و عبرت کا ایسا باب ہے جس کی آب و تاب قیامت تک کم نہ ہو گی.... حضرت چوہدری صاحب دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اپنی ذات پر کس کس رنگ میں ظلم کرتے تھے اس کی بے شمار مثالیں میں نے آپ کے قریب رہ کر نوٹ کیں۔ ایک دفعہ جب آپ امریکہ تشریف لے جا رہے تھے تو میں نے آپ سے عرض کی کہ ایک کمپنی Arrow کی بنی ہوئی دو قمیصیں جن کی قیمت دس پونڈ فی قمیص تھی میرے لئے لیتے آئیں۔ فرمایا میں تو اپنے دوستوں کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ فضول خرچی کریں۔ دس پونڈ میں تو کم از کم چار قمیصیں آنی چاہئیں۔ میں نے عرض کیا چوہدری صاحب آپ بھی کمال کرتے ہیں ڈھائی پونڈ کی ایک قمیص کہاں سے ملے گی۔ فرمانے لگے امام صاحب! میں تو سالہا سال سے اسی قیمت کی قمیص امریکہ سے خریدتا ہوں اور پہنتا ہوں۔ مجھے تو کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ تم نے سستی قمیص پہن رکھی ہے۔ اس لئے اگر تو میری طرح کی سستی قمیص پسند ہو تو لیتا آؤں گا لیکن اس سے مہنگی قمیص میں نہیں لاؤں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ فضول خرچی کریں۔"

(انصار اللہ نومبر1985ء ص75'74)

عجیب قسم کا صابن

"ایک دفعہ میں آپ کے غسل خانے میں گیا تو میں نے وہاں پر ایک عجیب قسم کا صابن دیکھا۔ اس صابن کی کئی تہیں تھیں۔ میں نے پوچھا یہ عجیب قسم کا صابن آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟ مسکرا کر فرمانے لگے۔ جب صابن استعمال کرتے کرتے باریک سا رہ جاتا ہے اور مزید استعمال کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو میں نئے صابن کے ساتھ اس کو جوڑ دیتا ہوں۔ اس طرح بہت سے صابن جڑتے جڑتے یہ شکل بن گئی ہے۔ آپ کی اس حد درجہ بڑھی ہوئی کفایت شعاری کے موضوع پر میری ان سے ایک دفعہ گفتگو ہوئی۔ میں نے کہا چوہدری صاحب کفایت شعاری بجا! لیکن یہ معمولی دو ڈھائی پونڈ کی بچت سے کیا بن جاتا ہے۔ فرمانے لگے تم جانتے ہو یہ ڈھائی پونڈ پاکستان پہنچ کر کتنی رقم بن جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ساٹھ ستر روپے کے لگ بھگ بن جاتے ہیں۔ فرمانے لگے جانتے ہو اس رقم سے ایک غریب خاندان کا بچہ پاکستان میں ایک ماہ پڑھائی جاری رکھ سکتا ہے۔ میرے ذرا سی تکلیف اٹھانے سے پاکستان میں کسی غریب بچے کا مستقبل سنور جائے تو مجھے اور کیا چاہئے! اور زندگی میں عام آسائشیں حاصل نہ کرنے سے ایک اور بڑا اہم فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کا نفس اس کے تابع رہتا ہے اور دنیا میں کچھ کر گزرنے اور خصوصاً خدمت دین کے معاملے میں اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتا۔"

(انصار اللہ نومبر1985ء ص75)

سستے اور سخت جوتے کی عادت بنالی

"ایک بار آپ نے جوتا خریدنا تھا۔ آپ کسی کو ساتھ لے کر جوتا خریدنے نکلے۔ آپ کے ساتھی نے آپ کو اعلیٰ اور قیمتی جوتے دکھائے مگر آپ رد فرماتے رہے۔ آپ کو اپنی مرضی کا سستا جوتا نہ مل سکا آخر واپس آگئے۔ اس شخص نے تنگ آکر کہا چوہدری صاحب! آپ اپنی پوزیشن کو بھی دیکھا کریں۔ جتنا سستا جوتا آپ چاہتے ہیں اس کو دیکھ کر لوگ آپ کے بارے میں کیا سوچیں گے؟ آپ نے فرمایا جو شخص مجھے جانتا ہے کہ میرا نام ظفر اللہ ہے۔ اس کی نظر میرے جوتے پر نہیں جائے گی۔ اور جو شخص نہیں جانتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ میں کون ہوں اس کو میں قیمتی جوتا پہن کر یہ نہیں بتانا چاہتا کہ میرا نام ظفراللہ ہے۔ اس شخص نے ہار کر کہا چوہدری صاحب آپ اپنی عمر کو بھی تو دیکھیں اس عمر میں آپ کو نرم اور آرام دہ جوتا چاہئے۔ فرمانے لگے "مجھے تو کبھی محسوس نہیں ہوا کہ میرے پیر کو بے آرامی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنے پاؤں کو نرم جوتے کا عادی ہی نہیں بنایا۔ اور آپ جتنا مہنگا جوتا میرے لئے تجویز کر رہے ہیں اس رقم کو بچا کر تو پاکستان میں کئی طالب علموں کی پڑھائی کا خرچہ پورا ہو سکتا ہے"۔ میں کبھی سوچتا ہوں تو بے اختیار میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ کسی ان دیکھے طالب علم، کسی ناواقف اور انجان بیوہ یا مستحق کے لئے آپ کے دل میں کس قدر درد تھا اور آپ اپنے آرام کا ایک ایک لمحہ ان کے لئے کس کس طرح مسلسل قربان کرتے رہتے تھے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی کتنی ہستیاں پیدا ہوئی ہوں گی؟ ایسی ہستی بھلا اب کب پیدا ہوگی۔

(انصاراللہ نومبر 1985ء ص 76‘75)

"کھانے میں سادگی کا یہ عالم تھا کہ جب آپ عالمی عدالت انصاف میں ہیگ میں بطور جج مقیم تھے تو آپ عموماً جمعہ کے دن ہیگ سے لندن تشریف لاتے اور سوموار کی صبح کو دس بجے کے قریب ہیگ پرواز کر جاتے۔ سوموار کی صبح کو ناشتہ پر جو ٹوسٹ اور انڈا بچ جاتا اسے پیک کر کے ساتھ لے جاتے اور فرمایا کرتے کہ چونکہ میں ہیگ ایئرپورٹ سے سیدھا کورٹ چلا جاتا ہوں اس لئے دوپہر کے کھانے کے لئے یہ ٹوسٹ اور ایک گلاس دودھ کفایت کر جاتا ہے۔ میں اصرار کرتا کہ باقاعدہ لنچ پیک کر کے ساتھ دیتا ہوں لیکن آپ نہ مانتے اور فرماتے کہ کھانے میں تکلف مجھے پسند نہیں ہے۔"

(انصاراللہ نومبر 1985ء ص 76)

لوہاروں کے غیر احمدی لڑکے کے لئے 80 سال دعا

محترم شیخ اعجاز احمد صاحب حضرت چوہدری صاحب کی وفا اور دردمندی کا ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں:۔

"حضرت چوہدری صاحب کی وفا کا ایک واقعہ سنئے جو انہوں نے وفات سے ایک سال قبل سنایا۔ سیالکوٹ میں ان کے مکان کے قریب لوہاروں کا ایک گھر تھا۔ یہ لوگ غیر احمدی تھے۔ چھوٹی کلاسوں میں ہم جماعت ہونے کی وجہ سے اور ایک ہی گلی میں رہنے کی وجہ سے اس گھر کے ایک لڑکے سے ان کی دوستی تھی۔ اس بیچارے کو ٹی بی ہو گئی جو بڑھتے بڑھتے اسے موت کے کنارے پر لے گئی۔ مرنے سے چند روز قبل چوہدری صاحب اس کی عیادت کے لئے گئے۔ اندازاً چوہدری صاحب کی عمر اس وقت دس پندرہ سال کی ہوگی۔ لڑکے نے کہا میں مرجاؤں گا پتہ نہیں تم کبھی مجھے یاد بھی کرو گے یا نہیں۔ حضرت چوہدری صاحب نے مجھے فرمایا میں آج تک اپنی دعاؤں میں مغفرت والی دعاؤں کے حصہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ گویا چوہدری صاحب اپنی وفا کو نبھانے کے لئے لوہاروں کے اس معمولی سے لڑکے کے لئے جو احمدی بھی نہ تھا قریباً اسی سال مسلسل دعا کرتے رہے۔"

(انصاراللہ نومبر 1985ء ص 164)

پُرخلوص عیادت

حضرت چوہدری صاحب کی شفقت، خلوص اور عیادت کا ایک حسین واقعہ ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب کی زبانی سنئے:۔

"کئی سال ہوئے ایک موسم سرما میں میرے دوست اردو کے معروف شاعر احسان دانش مرحوم مجھ سے ملنے میرے مکان پر آئے باتوں باتوں میں ان اہل علم لوگوں کا ذکر چھڑ گیا جو خود شاعر نہیں ہوتے مگر شعر سے متعلق ان کا ذوق نہایت سلجھا ہوا ہوتا ہے۔ اس گفتگو میں احسان دانش نے کہا سنا ہے محترم چوہدری محمد ظفراللہ صاحب اس صف میں سب سے آگے ہیں۔ دل بہت چاہتا ہے کبھی ان سے ملاقات ہو جائے۔ پھر ان کے دو قریبی دوست شیخ اعجاز احمد اور چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں شاعر نہ ہوتے ہوئے بھی کان شعر کے ہیرے ہیں، اب احسان دانش نے تقاضا شروع کر دیا کہ میں حضرت چوہدری صاحب سے ملاقات کرادوں۔ میں نے اس سلسلہ میں حضرت چوہدری صاحب سے ٹیلی فون پر بات کی تو انہوں نے ازراہ شفقت تیسرے دن بعد دوپہر 93 خورشید روڈ میں ملاقات کی اجازت دے دی۔ مقررہ وقت پر میں احسان دانش کو لے کر ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس وقت حضرت چوہدری صاحب کے علاوہ شیخ اعجاز احمد اور چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں بھی بنفس نفیس وہاں موجود تھے اس طرح احسان دانش کا تقاضا خود بخود سو فیصد پورا ہو گیا.... حضرت چوہدری صاحب احسان دانش سے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ملے۔ شیخ اعجاز احمد اور چوہدری بشیر احمد کاہلوں بھی بہت جلد احسان دانش سے گھل مل گئے۔ چائے کا وسیع دور چلا اور حضرت چوہدری صاحب کے ارشاد پر احسان دانش نے اپنا کلام سنایا۔ پہلے ایک حمد اللہ تعالیٰ، پھر دو نعتیں اور آخر میں تین چار غزلیں۔ دو گھنٹے وہ محفل انتہائی عروج پر رہی۔..... تیسرے سال حضرت چوہدری صاحب لندن سے لاہور پہنچے تو انہوں نے اخبارات میں یہ خبر پڑھی کہ احسان دانش شدید علیل ہیں۔ میں ان دنوں اسلام آباد گیا ہوا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب مجھے ٹیلی فون کرتے رہے تاکہ احسان دانش کی عیادت کے لئے میں ان کو اپنے ساتھ لے چلوں۔ میری عدم موجودگی میں حضرت چوہدری صاحب نے آخر خود ہی احسان دانش کے مکان کا پتہ اور محل وقوع معلوم کر لیا اور وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں احسان دانش کے پاس بیٹھے بڑی دیر تک ان سے باتیں کرتے اور تسلی دیتے رہے۔ حضرت چوہدری صاحب کی اچانک تشریف آوری اور بے تکلف گفتگو سے احسان دانش بے حد متاثر ہوئے اور تندرستی کے بعد وہ مجھ سے ملے تو بولے یار! چوہدری صاحب کی اچانک آمد اور نہایت پُرخلوص عیادت سے مجھے پورا یقین ہو گیا تھا کہ انہوں نے میرے لئے دعا بھی کی ہوگی۔ اب میں اس بیماری سے نہیں مروں گا۔ لیکن یہ خطرہ تھا کہ شادی مرگ کا شکار نہ ہو جاؤں، اس بیماری سے احسان دانش سچ مچ بچ گئے۔ مگر اس سے اگلے سال وہ ایک اور بیماری سے راہی ملک عدم ہوئے۔"

(انصاراللہ نومبر 1985ء ص 166‘165)

عطیہ خداوندی۔ غیر معمولی عظمت ولیاقت

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا مشاہدہ۔

"مجھے آخری بار ان کا ہمسفر ہونے کا موقع اس وقت ملا جب انہیں مملکت مراکش کی اکیڈمی کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کے لئے اکیڈمی کے مستقل سیکرٹری ڈاکٹر تابئی بن ہما نے مدعو کیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چوہدری صاحب دعوت طعام کے موقع پر شاہ حسن کے پہلو میں ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد ایک اور تقریب میں میں نے دیکھا کہ شاہ موصوف بذات خود چوہدری صاحب کی طرف ایسے انداز میں ذاتی توجہ دے رہے تھے کہ کسی اور کی طرف میں نے اس انداز سے شاہ موصوف کو متوجہ ہوتے نہیں دیکھا۔ یہی نظارہ سیاستدانوں، فوجی جرنیلوں، طلباء اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران دیکھنے میں آیا جو ان کا نام سن کر ان کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے کھنچے چلے آتے تھے۔

(خالد دسمبر 1985ء ص 58)

مخالف وکیل کا کلمۂ حق

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب لاہور کے ایک مشہور ایڈووکیٹ عبدالحق صاحب کی ایک گواہی بیان فرماتے ہیں:۔

"میں ایک ایسی بات کا امین ہوں جس میں میں منفرد ہوں اور اس کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ قوم کو اس کی ایک امانت پہنچا کر سبکدوش ہو جاؤں انہوں نے کہا کہ جب محترم چوہدری صاحب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کر رہے تھے میں بھی لاہور میں موجود تھا۔ اور اس کارروائی کو سننے جایا کرتا تھا۔ میرا تاثر بھی وہی تھا جو سب مسلمانوں کا تھا ہمارے دل محترم چوہدری صاحب کی اس خدمت پر تشکر و امتنان سے لبریز تھے۔ چونکہ کانگرس کے وکیل مسٹر سیتلواد بمبئی سے تشریف لائے تھے اور میرے دوست تھے۔ اس لئے ان سے ملا کرتا تھا اور ایک دن ان سے اپنے گھر دعوت پر تشریف لانے کی درخواست کی۔ انہوں نے بحث کے اختتام پر ایک شب میرے گھر آنا قبول کیا لیکن اس شرط پر کہ کوئی تیسرا شخص اس میں نہ ہو۔ صرف ہم دونوں دوست مل کر کھانا کھائیں گے میں نے اس شرط کو قبول کر لیا۔ وہ حسب وعدہ تشریف لائے اور کہا عبدالحق تم سمجھتے ہو گے کہ میں نے کسی تیسرے شخص کی موجودگی شاید اسلئے

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمار عشق ہوں ترا دے تو شفاء مجھے
بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے
تیری رضا کا ہوں میں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے
ہاں ہاں نگاہ رحم ذرا اس طرف بھی ہو
بحر گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے
(کلام محمود)

قبول نہ کی کہ میں بحث کر کے تھک گیا ہوں اور آرام چاہتا ہوں۔ لیکن اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے جو میں صرف تم سے کہہ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر حقائق پر فیصلہ کیا جائے تو میں تم کو تمہارے (احمدی) ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہوں کہ مسلم لیگ کو ایک بہترین وکیل میسر آیا ہے اور اس اعتبار سے ظفراللہ خان مسلم لیگ کے کیس کو اس سے کہیں زیادہ طور پر بہتر پیش کر سکے جس طرح میں نے کانگرس کا کیس پیش کیا۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ فیصلہ دلائل کی بناء پر نہیں ہوگا۔ اور اگر ہوا تو یقیناً مسلم لیگ کا پلڑا بھاری ہوگا۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص ۱۱۱)

حاضر جوابی

مکرم چوہدری حمید نصراللہ خانصاحب امیر جماعت ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

1953ء کی تحقیقات میں ایک وکیل صاحب اپنے ساتھیوں سے بہت کہا کرتے تھے کہ ظفراللہ خان کو بیان دینے کے لئے آنے دو۔ میں ایک ہی سوال میں ظفراللہ خان کو ایسا پھانسوں گا کہ وہ نکل نہ سکے گا۔ جب حضرت چوہدری صاحب تشریف لائے تو وکیل صاحب نے کہا کہ چوہدری صاحب ایک سیدھا سا سوال آپ سے کرتا ہوں۔ "آپ مجھے کیا سمجھتے ہیں"؟ چوہدری صاحب نے فوراً جواب دیا "جو آپ مجھے سمجھتے ہیں"۔ ایسا جواب ملا کہ وکیل صاحب اس کے بعد کوئی اور سوال نہ کر سکے۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 128‘127)

نکتے کی بات

مکرم عبدالمالک صاحب آف لاہور ایک واقعہ سناتے ہیں۔

"1980ء کا آخر تھا۔ خاکسار ایک روز محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دوران ملاقات بجلی چلی گئی جس پر ملازم کو آواز دی اور موم بتی جلانے کو کہا۔ ابھی وہ آ ہی رہا تھا کہ آپ نے فرمایا مولوی صاحب دیکھو جس جگہ انسان ہر روز رہتا ہے اس گھر کی بابت جانتا ہے کہ فلاں چیز وہاں پڑی ہے مگر پھر بھی ٹٹول ٹٹول کر قدم رکھتا ہے تو کیسے انسان خیال کر سکتا ہے کہ ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور روشنی کے بغیر صراط مستقیم پر چل سکتا ہے۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 168)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شکر اللہ صاحب

شہد کی مکھی۔ عجائبات قدرت کا شاہکار

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی تعریف فرمائی ہے کہ فیہ شفاء للناس (اس میں انسانوں کے لئے شفاء ہے) ڈاکٹروں اور طبیبوں کا کہنا ہے کہ شہد صحت اور طاقت کے لئے بہترین چیز ہے۔ شہد کئی بیماریوں کے علاج میں بھی کام آتا ہے۔ بچوں کے لئے تو خاص طور پر یہ بڑی صحت بخش اور مقوی غذا ہے۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ شہد جیسی مفید چیز شہد کی مکھیاں تیار کرتی ہیں۔ یوں دیکھنے میں شہد کی مکھی کتنی چھوٹی اور حقیری نظر آتی ہے۔ اس کے زہریلے ڈنگ کی وجہ سے آپ اس سے ڈرتے بھی ہوں گے لیکن اگر آپ کو یہ پتہ ہو کہ یہ ننھی منی مخلوق کتنی عقلمند ہوتی ہے' اسے محنت اور کام کا کتنا شوق ہے اور اسے اپنے دوسرے بھائی بندوں سے کتنی محبت ہوتی ہے تو آپ بھی اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

چھتے کا اندرونہ

ایک چھتے میں عام طور پر ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ مکھیاں ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک ہی کنبے کی ان مکھیوں نے اپنے کام بانٹ رکھے ہوتے ہیں اس طرح ان کے چھتے کے بھی کئی حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ وہ ہوتا ہے جہاں وہ شہد جمع کرتی اور سردیوں کے سخت دنوں کے لئے سنبھال کر رکھتی ہیں۔ دوسرا حصہ صرف انڈے دینے اور بچوں کو پالنے کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ چھتے کی سردار مکھی' جو ملکہ کہلاتی ہے' الگ حصے میں رہتی ہے۔ اسی طرح چھتے میں گھومنے پھرنے کے لئے گلیاں اور ہوا کے لئے راستے بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔

چھتے کی تعمیر

سارا چھتا موم کا بنا ہوا ہوتا ہے اور یہ موم مکھیاں خود پیدا کرتی ہیں۔ موم کا ننھا سا ذرہ مکھی کی پشت کے راستے باہر آتا ہے۔ وہ اسے اپنی پچھلی ٹانگ کی مدد سے منہ میں ڈال کر اسے نرم کرتی ہے اور پھر درخت کی شاخ پر اس جگہ جما دیتی ہے جہاں چھتا بنانا ہو۔ اس کے بعد دوسری' پھر تیسری حتیٰ کہ چھتے تعمیر کرنے والی تمام مکھیاں باری باری موم کی ان ننھی منی اینٹوں کے ردے جماتی جاتی ہیں۔ چھتے کا ہر خانہ چھ کونا ہوتا ہے۔ اور ایک خانہ دوسرے کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہوتا ہے کہ ہر دو خانوں کی درمیانی دیوار مشترکہ ہوتی ہے۔ یہ قدرت کا معجزہ ہے اور شہد کی مکھی کی انجینئرنگ کا کمال ہے کہ تمام خانے لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں بالکل برابر ہوتے ہیں۔ اور کسی ایک خانے میں بھی بال برابر فرق نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس ذرا سے کیڑے کو اتنی عقل اور سمجھ بوجھ دے رکھی ہے۔ کہ یہ رات کے اندھیرے میں بھی نہایت صفائی اور خوبی سے چھتے کی تعمیر کا کام کر سکتا ہے۔

مکھیوں کا خاندان

ایک ہی چھتے میں رہنے والا مکھیوں کا ایک خاندان کام کاج کی ذمہ داریوں کے لحاظ سے تین حصوں میں بٹا ہوتا ہے۔

1 ملکہ
2 کارکن مکھیاں
3 نر مکھیاں

ملکہ

ہر چھتا ایک ایسی ریاست ہوتی ہے جہاں ملکہ مکھی کا حکم چلتا ہے۔ ملکہ کی حیثیت ایک خود مختار حکمران کی سی ہوتی ہے۔ اس ریاست کی تمام آبادی جو اکثر پچاس ہزار سے ڈیڑھ لاکھ تک ہوتی ہے اپنی ملکہ کی وفادار اور فرمانبردار رعایا ہوتی ہے۔ ملکہ چھتے کی ساری مکھیوں سے قد اور طاقت میں کئی گنا بڑی ہوتی ہے۔ ہر چھتے میں صرف ملکہ ہی اس قابل ہوتی ہے کہ انڈے دے سکے۔ چنانچہ اس لحاظ سے ہر ملکہ اپنی رعایا کی ماں بھی ہوتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں ہر ملکہ انڈے دیتی ہے۔ چونکہ پورے چھتے میں صرف ملکہ ہی انڈے دینے کے قابل ہوتی ہے اس لئے قدرت نے شہد کی مکھیوں کی نسل کو قائم رکھنے کے لئے اور بڑھنے پھولنے کا موقع مہیا کرنے کے لئے ملکہ مکھی کے اندر ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ وہ ایک دن میں دو ہزار تک انڈے دے سکتی ہے۔ بلکہ خاص حالات کے تحت جب چھتے کی آبادی تیزی سے بڑھانے کی ضرورت ہو تو ملکہ ایک دن میں پانچ ہزار تک انڈے بھی دے سکتی ہے۔ ایک خانے میں صرف ایک انڈا دیا جاتا ہے۔ ملکہ انڈے دینے کی ابتداء چھتے کے درمیانی حصہ سے کرتی ہے۔ انڈے دینے کے موسم میں چھتے کی کارکن مکھیاں یہ دھیان رکھتی ہیں کہ ضرورت کے مطابق خالی خانے پہلے سے تیار ہوں۔ چنانچہ بعض اوقات جب ملکہ ایک طرف انڈے دے رہی ہوتی ہے تو دوسری طرف معمار مکھیاں نہایت تیزی سے نئے خانے یعنی نئے کمرے تیار کرنے میں مصروف ہوتی ہیں۔ انڈے دینے کا کام کچھ ایسا آسان نہیں ہوتا۔ ان دنوں ملکہ کی صحت پر خاصا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ملکہ کی خادمائیں اس عرصے میں ملکہ کی خوراک کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ ان دنوں ملکہ کو انتہائی اعلیٰ غذا دی جاتی ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ آرام و سکون پہنچایا جاتا ہے۔ اور اس کے جسم اور رہائشی کمروں کو ہر وقت صاف ستھرا رکھا جاتا ہے۔ ملکہ مکھی کی عمر عام مکھیوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جہاں عام مکھیاں زیادہ سے زیادہ ایک سال تک زندہ رہتی ہیں' وہاں ملکہ تین سے چار سال تک زندہ رہتی ہے۔ سائنس دانوں کے کہنے کے مطابق ملکہ کی لمبی عمر کا راز وہ اعلیٰ درجے کی غذا ہے جو کارکن مکھیاں شہد کے علاوہ خاص طور پر اپنی ملکہ کے لئے تیار کرتی ہیں۔

کارکن مکھیاں

ملکہ کے علاوہ چھتے کی تمام مادہ مکھیاں کارکن مکھیاں کہلاتی ہیں۔ کارکن مکھی اگرچہ ملکہ اور نر مکھیوں سے چھوٹی ہوتی ہے لیکن چھتے کی ہماہمی اسی کے دم قدم سے ہے۔ اپنی پیدائش سے لے کر موت تک اللہ کی یہ عجیب و غریب مخلوق ایک لمحے کے لئے بھی بے کار نہیں رہتی اور چھتے کی صفائی ستھرائی کے معمولی کام سے لے کر چھتا تیار کرنے' پھول ڈھونڈنے اور ان میں سے شہد تیار کرنے والا مادہ (جو "پولن" یعنی زر گل یا پھولوں کا زیرہ کہلاتا ہے) کشید کرنے اور شہد تیار کرنے تک کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ کارکن مکھی اپنی عمر کے پہلے دس دن گھر پر رہتی ہے اور چھتے کی دیکھ بھال اور صفائی رکھنے کے کام میں دوسری مکھیوں کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ جب اس کی عمر ڈیڑھ ہفتہ کے قریب ہو جاتی ہے تو اسے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت مل جاتی ہے' مگر نوجوان مکھیاں اس وقت تک گھر سے زیادہ دور نہیں جاتیں جب تک کہ انہیں اپنے چھتے کی دوسری مکھیوں کے جسم سے نکلنے والی ایک خاص قسم کی مہک پہچاننے اور اس کی مدد سے آنے جانے کا راستہ اور اپنا چھتہ ڈھونڈنے کی مشق نہیں ہو جاتی۔ دس سے اکیس دن کی عمر تک کی نوجوان کارکن مکھیاں گھر سے اندر باہر بھی آتی جاتی ہیں اور اس عرصے میں ان سے موم بنانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس عمر کی مکھیوں میں موم تیار کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔

تین سے چار ہفتے تک عمر ہونے پر کارکن مکھی ہر لحاظ سے مکمل مکھی بن جاتی ہے۔ اور اس کی زندگی کا وہ چکر شروع ہو جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اور بالآخر اسی چکر میں اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اس عرصے میں کارکن مکھی کی حیثیت ایک ایسے سپاہی کی ہوتی ہے جو اپنی قوم کی خدمت کے لئے دل وجان سے مصروف رہتا ہے۔ اور آخری دم تک کبھی چھٹی نہیں کرتا۔ اس مدت میں کارکن مکھی کا سب سے بڑا فرض پھول تلاش کرنا اور ان میں سے زیرہ اور رس جمع کر کے چھتے میں لانا ہوتا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ شہد تیار کیا جا سکے۔ ایک مکھی ایک وقت میں ایک ہی قسم کے پھولوں کا زیرہ اور رس جمع کرتی ہے ہر مکھی کی پانچ آنکھیں ہوتی ہیں۔ تین چھوٹی آنکھیں اس کے سر پر ہوتی ہیں جن سے قریب کی چیزیں دیکھنے کا کام لیا جاتا ہے۔ دو بڑی آنکھیں پہلوؤں پر ہوتی ہیں۔ ان دونوں آنکھوں سے وہ نہ صرف دور کی چیزیں دیکھتی ہے بلکہ ان سے دوربین کا کام بھی لیتی ہے۔ قدرت نے ان آنکھوں میں ایسی عجیب و غریب خوبی رکھی ہے ان سے مکھی کو چیزیں بڑی اور قریب نظر آتی ہیں۔

اپنی قسم کے دوسرے کیڑے مکوڑوں کی مانند شہد کی مکھی کی بھی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔ جو دو دو کی تین جوڑیوں کی صورت میں اس کے جسم کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔ یہی ٹانگیں دراصل وہ اوزار ہیں جن سے کارکن مکھی اپنی زندگی کے بیشتر کام انجام دیتی ہے۔ اس کی پچھلی دو ٹانگوں کے ساتھ وہ برش لگے ہوتے ہیں جن کی مدد سے وہ پھولوں کا زیرہ اکٹھا کرتی ہے۔ یہیں وہ جھاڑو ہوتا ہے جس کے ذریعے برش کے ساتھ چمٹا ہوا زیرہ تھیلی میں ڈالا جاتا ہے۔

ناچ کی زبان

جب کسی ایک جگہ اگے ہوئے پھولوں کا زیرہ اور رس ختم ہو جاتا ہے یا موسم کی وجہ سے پھول مرجھا جاتے ہیں تو پھولوں کا کوئی نیا تختہ تلاش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کام کے لئے ہر چھتے میں کارکن مکھیوں کا ایک خاص دستہ مقرر ہوتا ہے۔ اسے آپ کارکن مکھیوں کی فوج کا ہراول دستہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ دستہ پھولوں کی تلاش میں دور دور تک دھاوا کرتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی مکھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے تو وہ اس نئی جگہ کا محل وقوع اور چھتے سے اس کا فاصلہ اور سمت خوب اچھی طرح سے ذہن نشین کرنے کے بعد بے حد خوش خوش چھتے میں واپس آتی ہے۔ وہ باقی ساتھیوں کو خوشخبری سنانے کے لئے بے تاب ہوتی ہے چنانچہ چھتے میں آکر وہ ایک ایسا ناچ ناچتی ہے جس کی ہر حرکت کا کوئی نہ کوئی مطلب ہوتا ہے۔ یہ ناچ دراصل ایک ایسی گفتگو ہوتی ہے جس سے باقی مکھیاں فوراً سمجھ جاتی ہیں کہ وہ کیا بتانا چاہتی ہے۔ ناچتے وقت ایک دائرے میں حرکت کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خوراک کا نیا ذخیرہ چھتے سے زیادہ دور نہیں۔ اگر ناچتے وقت اس کا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرے تو خوراک کا ذخیرہ سو گز سے زیادہ فاصلے پر ہوتا ہے۔ ناچنے والی کا پیٹ جتنا آہستہ آہستہ حرکت کرے گا خوراک چھتے سے اتنی ہی زیادہ دور ہو گی۔ اگر یہ ذخیرہ سورج کی سمت میں ہو گا تو ناچ کا رخ نیچے سے اوپر کی طرف ہو گا اور اگر اس کا مقصد سورج کی مخالف سمت کی طرف رہنمائی کرنا ہو گا تو وہ ناچتے وقت اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرے گی۔ شہد کی مکھیاں پالنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ایسی زبان ہے جسے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے مکھیوں کو کبھی غلطی نہیں ہوتی۔

نر مکھیاں

چھتے میں تیسرا گروہ ان مکھیوں کا ہوتا ہے جنہیں ماہرین نے نکھٹو کا نام دے رکھا ہے۔ یہ مکھیاں جو ملکہ سے چھوٹی مگر کارکن مکھیوں سے بڑی ہوتی ہیں' تمام کی تمام نر مکھیاں ہوتی ہیں۔ ان میں صرف ایک مکھی ایسی ہوتی ہے جو سارے موسم میں صرف ایک مرتبہ ملکہ مکھی سے ملاپ کر کے اسے انڈے دینے کے قابل بناتی ہے ورنہ باقی سارے نر سراسر نکمے اور نکھٹو ہوتے ہیں۔

ملاپ کا دن آنے تک کارکن مکھیاں انہیں بوجھ سمجھ کر پالتی رہتی ہیں اس دوران یہ بھلے مانس سوائے کھانے پینے' کاہلوں کی طرح دھوپ تاپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور چھتے میں گندگی پھیلانے کے کوئی کام نہیں کرتے۔ جونہی ملاپ کا دن آتا ہے یہ سب پر پرزے جھاڑ کر تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ خاص دن آنے پر جب چھتے کی حکمران ملکہ اپنی محل سرائے سے برآمد ہوتی ہے تو تمام نکھٹو بھی اپنے اپنے کمروں سے نکل آتے ہیں۔ ملکہ چھتے سے اڑ کر ہوا میں بلند ہوتی ہے تو یہ سب ملکہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔ اب ان کے درمیان ایک ایسا خونی مقابلہ شروع ہوتا ہے جس میں ہر ایک کی جان داؤ پر لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جو کم ہمت ہوتے ہیں وہ اس مار دھاڑ میں جی چھوڑ بیٹھتے ہیں اور جو جانباز ہوتے ہیں وہ سر دھڑ کی بازی لگا کر ایک دوسرے پر جھپٹتے ہیں اور ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے ہیں۔ ان میں سے بہت تھوڑے ایسے خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں زندہ واپس آنا نصیب ہوتا ہے۔ صرف ایک خوش نصیب کو ملکہ سے ملاپ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ آخر وہ وقت آتا ہے جب بامراد ملکہ اپنی خادماؤں کے جھرمٹ میں اس سفر کی تکان دور کرنے کے لئے اپنے کمرے میں واپس جاتی ہے مگر اس کے ساتھ زندہ لوٹنے والے نروں اور مقابلے سے دستبردار ہو کر راستے ہی سے پلٹ آنے والے کم ہمتوں پر چھتے کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

سفر کی تیاری

موسم بہار کے آغاز میں بچے نکلنے کا وقت آتا ہے تو چھتے کی حکمران ملکہ نئی نسل کے واسطے جگہ بنانے کے لئے اس چھتے سے کوچ کرنے کا فیصلہ کر لیتی ہے۔ کارکن مکھیوں کے ہراول دستے کو نئے چھتے کے لئے موزوں جگہ تلاش کرنے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔ آخر وہ دن آن پہنچتا ہے جب سفر کی تیاریاں مکمل ہو جاتی ہیں۔ "رائل جیلی" (ملکہ کی خاص غذا) اور شہد سے تمام سٹور لبالب بھرے ہوتے ہیں۔ سارا چھتا سفر پر روانہ ہونے والی مکھیوں کے پروں کی بھنبھناہٹ سے گونج رہا ہوتا ہے۔ ملکہ سب سے پہلے چھتے سے نکلتی ہے اور اس کے پیچھے ناچتی گاتی اور بھنبھناتی ہوئی رعایا کا ہجوم۔ اور یوں شہد کی مکھیوں کا ایک بڑا قافلہ نئی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

ایک ملکہ

ملکہ مکھی ہزاروں انڈے دیتی ہے۔ لیکن ان میں سے صرف چند انڈے ہی ایسے ہوتے ہیں جن سے ملکہ مکھیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔ اسی طرح ایک چھتے میں دو ملکہ مکھیاں نہیں رہ سکتیں۔ اگر دو ملکہ مکھیاں ایک جگہ اکٹھی ہو جائیں تو ان میں سے جو طاقتور ہو گی وہ دوسری کو موت کے گھاٹ اتار دے گی۔ پرانی ملکہ اس لئے بھی چھتا چھوڑ کر چلی جاتی ہے کہ نئی پیدا ہونے والی ملکہ مکھیوں سے جنگ نہ کرنی پڑے۔ اس کے جانے کے بعد انڈوں سے نکلنے والی پہلی ملکہ سب سے پہلے اپنی حکومت اور اقتدار کو پختہ کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کوشش میں وہ اپنے بعد پیدا ہونے والی بہنوں یعنی ملکہ مکھیوں کو ڈنگ کی زہریلی سوئی چبھو کر پیدا ہونے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

ٹھنڈک کا انتظام

گرمیوں کے موسم میں اگر گرمی غیر معمولی طور پر بڑھ جائے اور موم کے بنے ہوئے چھتے کے پگھلنے کا خطرہ محسوس ہونے لگے تو کارکن مکھیوں کا ایک دستہ فوراً چھتے کو ٹھنڈا رکھنے کا بندوبست کرتا ہے۔ اس کے لئے انہیں کسی مشین کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ صرف یہ کرتی ہیں کہ کوٹھڑیوں کے دروازوں پر بیٹھ کر تیزی سے بھنبھنانے لگتی ہیں۔ اور یوں ان کے پروں کے پنکھے چلنے سے چھتے کے اردگرد کی ہوا کافی حد تک ٹھنڈی ہو کر گرمی کو کم کر دیتی ہے۔

ہمارے لئے شہد جیسی بے مثال نعمت پیدا کرنے کے علاوہ شہد کی مکھی ہماری ایک اور بڑی خدمت بھی سرانجام دیتی ہے۔ جانوروں کی طرح پودوں میں بھی نر مادہ کے ملاپ ہی سے نسل آگے چلتی ہے۔ پودوں کے وہ خاص حصے جو آپس میں مل کر پھل اور بیج پیدا کرتے ہیں' ان کے پھولوں میں واقع ہوتے ہیں اور تخم دانی اور زیرہ کہلاتے ہیں۔ جب شہد کی مکھی پھولوں سے رس اکٹھا کرنے کے لئے کبھی ایک اور کبھی دوسرے پھول پر بیٹھتی ہے تو نادانستہ ایک پھول کا زیرہ دوسرے کی تخم دانی میں ڈال دیتی ہے۔ اس ملاپ سے تخم دانی میں بیج بنتا ہے۔ جس سے پودے کی نسل آگے چلتی ہے۔ اگرچہ زیرگی کا کام ایک حد تک ہوا بھی سرانجام دیتی ہے لیکن اس سلسلہ میں شہد کی مکھیاں جس خوبی سے یہ خدمت بجالاتی ہیں اس کے لئے ہم ان کا جس قدر بھی شکریہ ادا کریں کم ہو گا۔

بیس ہزار اقسام

شہد کی مکھیاں تقریباً دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہیں۔ دنیا بھر میں بیس ہزار سے بھی زیادہ قسموں کی مکھیاں موجود ہیں۔ تاہم ماہرین نے انہیں دو بڑی نسلوں میں بانٹ رکھا ہے۔ یہ دونوں نسلیں ہمارے ملک میں بھی عام ملتی ہیں۔ ہمارے ہاں انہیں عام طور پر بڑی مکھی اور چھوٹی مکھی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک میں شہد کی مکھیاں پالنے کا رواج ابھی زیادہ نہیں ہوا لیکن دنیا کے تمام ترقی یافتہ ملکوں میں یہ باقاعدہ ایک کاروبار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر32646 میں امتہ الباسط زوجہ شاہد محمود کاہلوں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر141 دارالصدر شرقی کوارٹر صدر انجمن احمدیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم-/100000 روپے۔ 2۔ نقد رقم-/50000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی 252 گرام 700 ملی گرام مالیتی-/108100 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/258100۔ میں مبلغ-/500 روپے ماہوار خورو نوش پر ادائیگی کروں گی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الباسط 141 کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 لطیف احمد شاہد وصیت نمبر 15518 گواہ شد نمبر2 نفیس احمد 141 کوارٹر صدر انجمن احمدیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32647 میں مبشر احمد ندیم ولد منظور احمد منور قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2650 روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد ندیم دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 احمد طاہر کارکن دفتر مشیر قانونی ربوہ گواہ شد نمبر2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32648 میں فواد احمد خرم ولد سجاد احمد خالد مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی-/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فواد احمد خرم 14/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گواہ شد نمبر1 حافظ جواد احمد برادر موصی گواہ شد نمبر2 سجاد احمد خالد مربی سلسلہ والد موصی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32649 میں محمد اشرف ولد چوہدری محمد اعظم صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر66 سال بیعت...... ساکن 6/1 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-12-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ ساڑھے بارہ ایکڑ زرعی زمین واقع چک نمبر332 ج۔ب دھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی-/1250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3600 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ-/15000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اشرف 6/1 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 عمران اشرف وصیت نمبر 26257 گواہ شد نمبر 2 کامران اشرف وصیت نمبر26084۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب مربی سلسلہ کو ایوری کوسٹ میں ٹریفک کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں اور کندھے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔

○ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب ربوہ کارکن نظارت علیاء کے بیٹے عزیز مرزا صدیق احمد کا دائیاں بازو جھولے کی مشین میں آگیا تھا جس کے نتیجہ میں کہنی اور کلائی کے درمیان کی دونوں ہڈیاں بری طرح ٹوٹ گئی ہیں۔ دونوں ہڈیوں کو پلیٹ اور راڈ لگا کر آپریشن کر کے لاہور جناح ہسپتال میں جوڑا گیا ہے۔ ابھی بازو پر پلستر نہیں ہوا چند روز میں آپریشن کے ٹانکے کھولنے کے بعد پلستر چڑھایا جائے گا۔

○ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب جو سویڈن میں مقیم ہیں ایک عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ڈاکٹرز نے بائی پاس آپریشن تجویز کیا ہے۔ انشاء اللہ مورخہ 2000-4-13 کو سویڈن میں ہی آپریشن ہو گا۔

○ محترم چوہدری غلام احمد صاحب واقف زندگی ریٹائرڈ مینجر تحریک جدید اسٹیٹس تھرپارکر سندھ بوجہ فالج حیدر آباد ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عبداللطیف صاحب ناصر آباد ربوہ بعارضہ فالج فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب کرام جملہ مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب (کمپیوٹر سیکشن روزنامہ الفضل ربوہ) کو مورخہ یکم اپریل 2000ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "ثوبیہ ندرت" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب مرحوم آف کھاریاں کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو نیک صالحہ باعمر سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم محمد افضل ظفر صاحب مربی فجی کا نکاح 2- اپریل 2000ء بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ہمراہ عزیزہ مکرمہ نورالصباح صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب سابق مربی سنگاپور۔ انڈونیشیا و ملیشیا بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے پڑھا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

شعبہ خدمت خلق

○ اکثر مقامات پر تعلیمی اداروں میں نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ اس وقت بہت سے طلبہ درسی کتب خود خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

عہدیداران شعبہ خدمت خلق کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال بک بینک کے قیام کا منظم پروگرام بنا کر ضرورت مند طلبہ کی احسن رنگ میں مدد کا انتظام کریں تاکہ کسی جگہ وسائل کی کمی حصول علم کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ عہدیداران کی راہنمائی کے لئے چند اہم امور پیش ہیں:

بڑی مجالس اور اضلاع اپنے اپنے ہاں بک بینک قائم کریں۔

امتحانات کے نتائج کا اعلان ہوتے ہی زیادہ سے زیادہ گھروں سے درسی کتب اکٹھی کر لی جائیں۔

ان کتب میں سے قابل استعمال کو الگ نکال کر ان کے کلاس وار سیٹ بنا دیئے جائیں اور خراب شدہ کتب کی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کی جائے۔

دکاندار اور مخیر حضرات سے رابطہ کر کے مزید ضرورت کے مطابق کتب وغیرہ حاصل کرنے کے سلسلے میں تعاون لیا جا سکتا ہے۔

آمدہ تمام کتب کا ایک رجسٹر میں اندراج کیا جائے۔ اس رجسٹر کا نمونہ درج ذیل ہو سکتا ہے

تاریخ۔ نام کتاب۔ کلاس۔ حالت (نئی۔ اچھی۔ درمیانی۔ خراب) منجانب۔ نکاس۔

ضرورت مندوں کو کتب دیتے ہوئے کوائف ایک دوسرے رجسٹر میں اس طرح درج کئے جا سکتے ہیں۔

نام طالب علم مع ولدیت و پتہ۔ کلاس۔ تفصیل کتب جو ضرورت مند سے وصول کی گئیں۔ نام کتب جو مہیا کی گئیں۔ دستخط وصولی مع تاریخ

ہر قائم شدہ بک بینک کا کام مکمل کرنے کے بعد جامع تفصیلی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

اچھی حالت میں جو کتب وغیرہ بچ جائیں انہیں قیادت علاقہ یا مرکز میں بھجوا دیا جائے اور یہ امر اپنی رپورٹ میں واضح تفصیل کے ساتھ درج فرمائیں۔ شکریہ۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ سنجیدگی اختیار کرے

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے امریکہ سنجیدگی اختیار کرے۔ واشنگٹن میں فلسطینیوں اور اسرائیلی نمائندوں کے درمیان جاری مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ فلسطینی صدر نے قاہرہ میں صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی۔ قیام امن کی بعض نئی تجاویز پر تبادلہ خیال ہوا۔ ادھر اسرائیل کے وزیراعظم ایہود بارک واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ قاہرہ میں مصر کے صدر سے بھی ملاقات کریں گے۔ وائٹ ہاؤس نے بتایا ہے کہ کلنٹن کے ساتھ یاسر عرفات اور ایہود بارک کی ملاقات میں نیا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

اسرائیلی وزیراعظم نے نقشہ بدل دیا

اسرائیل کے وزیراعظم نے اپنی پارلیمنٹ کا دباؤ برداشت نہ کرتے ہوئے فلسطین کو دیئے جانے والے علاقوں کا نقشہ تبدیل کر دیا۔ مقبوضہ بیت المقدس کے نواحی علاقوں میں قائم یہودی بستیاں ضم کرنے اور ان سے قریبی دیہات فلسطین کے حوالے کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ ستمبر 99ء میں طے پانے والے شرم الشیخ منصوبے پر عمل درآمد ملتوی کر دیا گیا ہے۔

چین کو اواکس طیاروں کی فراہمی

چینی صدر جیانگ زیمن کے متوقع دورہ اسرائیل کے موقع پر چین کو اسرائیل کی طرف سے اواکس طیاروں کی فراہمی کے منصوبہ کے نتیجہ میں امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات میں دراڑیں پڑ گئیں ہیں۔ اسرائیل کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ امریکی تشویش اور معاملے کی نزاکت کا احساس ہے لیکن چین کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کا پاس کریں گے۔ واشنگٹن کا کہنا ہے کہ اس منصوبے سے امریکی ٹیکنالوجی چین کو منتقل ہو جائے گی۔ اگر اسرائیل نے اس معاہدے پر عمل کیا تو اسکی امداد روک لیں گے۔ اسرائیل مشرقی وسطیٰ میں چین کے اثر رسوخ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ جبکہ واشنگٹن خطے میں بیجنگ کے بڑھتے ہوئے کردار کو اپنے مفادات کے خلاف سمجھتا ہے۔

بہار میں قیامت خیز گرمی

بھارتی صوبہ بہار میں قیامت خیز گرمی سے 20- افراد ہلاک ہو گئے۔ 11- اضلاع کے 42 دیہات میں لو کے باعث اکثر مقامات پر آگ لگ گئی۔ اڑھائی ہزار جھونپڑیاں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ 50 سے زائد مویشی بھی ہلاک ہوئے۔ گیہوں کی تیار فصل بھی جل گئی۔ گذشتہ سال سیلاب میں ہزاروں درخت گر جانے کی وجہ سے گرمی جلد آ گئی۔ لوگ محفوظ مقامات پر منتقل ہونے لگے ہیں۔

40- ممالک کے قرضے معاف

جاپان نے 40 غریب ممالک کے قرضے معاف کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ کل 143- ارب ڈالر کی مالیت کے قرضے معاف کئے جا رہے ہیں۔ اس اعلان سے مستفید ہونے والوں میں اکثریت افریقی ممالک کی ہے۔ جاپان کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ہم نے جی ایٹ کیلئے مثال قائم کر دی ہے۔ واضح رہے کہ جی ایٹ دنیا کے 8 امیر ترین ملکوں کی تنظیم کا نام ہے۔

شمالی جنوبی کوریا تعلقات میں بہتری

شمالی اور جنوبی کوریا کے تعلقات میں نمایاں طور پر بہتری پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ دونوں ملکوں نے سربراہی ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں کوریاؤں کے صدور جون میں تاریخی مذاکرات کریں گے۔ فریقین کے درمیان موجود کشیدگی کو کم کرنے کیلئے اہم اعلان کی توقع کی جا رہی ہے۔ شمالی کوریا کو عالمی سطح پر تنہائی ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ شمالی کوریا کی جنوبی کوریا سے 1945ء میں علیحدگی کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ دونوں ملکوں میں سربراہان کی سطح پر ملاقات ہوگی۔ اس سے شمالی کوریا کے جاپان اور امریکہ کے ساتھ تعلقات میں بہتری آ جانے کا بھی امکان ہے۔

مسلم مجاہدین کے امدادی کیمپ تباہ

فلپائنی فوج نے مسلم مجاہدین کے 9- امدادی کیمپ تباہ کر دیئے ہیں۔ کارروائی کے دوران سرکاری فوج نے جنگی ہیلی کاپٹر اور راکٹ استعمال کئے۔ 16- مجاہدین شہید ہو گئے۔ سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ تباہ شدہ کیمپ باغیوں کی پناہ گاہیں تھیں۔ وہاں سے ان کو اسلحہ بھی حاصل ہوتا تھا۔

بقیہ صفحہ 1

کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں۔ مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11 اپریل۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 12-اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-37
جمعرات 13-اپریل۔ طلوع فجر۔ 4-15
جمعرات 13-اپریل۔ طلوع آفتاب۔ 5-40

اس سے زیادہ منصفانہ فیصلہ ممکن نہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ طیارہ کیس میں اس سے زیادہ منصفانہ فیصلہ ممکن نہیں تھا۔ مغرب کی تنقید بے بنیاد ہے۔ نواز شریف کے خلاف قانونی کارروائی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بدعنوانی کے کئی مقدمات ہیں۔ فیصلے پر دولت مشترکہ کے جنرل سیکرٹری کا تبصرہ نامعقول ہے۔ فرانس پہنچنے پر فرانسیسی وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ طیارہ سازش کیس کی سماعت بالکل آزادانہ اور غیرجانبدارانہ ماحول میں ہوئی۔ اس سے زیادہ نواز شریف کا منصفانہ ٹرائل ممکن ہی نہ تھا۔

اسامہ بن لادن کا مسئلہ

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ اسامہ بن لادن کا مسئلہ بہت حساس بن چکا ہے۔ اسے حل کرنا آسان نہیں۔ لیکن طالبان سے بات کی جاسکتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دہشت گرد کون ہیں۔

کشمیر پر مذاکرات

چیف ایگزیکٹو نے پیرس میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ کشمیر پر مذاکرات کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ مگر بھارتی رویہ تسلط پسندانہ اور جارحانہ ہے۔ بھارت ثالثی اور کشمیر پر مذاکرات سے "الرجک" ہے۔ جب تک تنازعہ کشمیر حل نہیں ہوتا جنوبی ایشیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

بھارت کو مجبور نہیں کرسکتے

وزیر خارجہ عبدالستار نے کارتاجینا (کولمبیا) میں ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم مذاکرات کیلئے بھارت کو مجبور نہیں کرسکتے۔ پاکستان اور بھارت کو اپنے درمیان حائل وسیع خلیج پر کرنے کیلئے مذاکراتی پل بنانا ہونگے۔ بھارت ایک دو ماہ میں راہ راست پر آجائے گا۔

فرانس کی طرف سے مطالبہ

فرانس نے جنرل مشرف سے پاکستان میں جمہوریت بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بھارت سے مذاکرات اور افغان مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔

فوجی حکومتوں کو نکالنے پر اتفاق

بھارتی ٹی وی نے دعویٰ کیا ہے کہ کولمبیا کے شہر کارتاجینا میں غیروابستہ ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں پاکستان سمیت فوجی حکومتوں والے تمام ممالک کو تحریک سے نکال باہر کرنے پر اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ حتمی فیصلہ اگلے برس ڈھاکہ کے اجلاس میں کیا جائے گا۔

پاکستان کے خلاف حمایت نہ مل سکی

بھارت پاکستان کو غیروابستہ تحریک سے نکلوانے کی کوشش میں ناکام ہو کر اس مطالبے سے دستبردار ہوگیا۔ پاکستان جیسے فوجی حکومتوں والے ملکوں کی رکنیت منسوخ کرنے کی بھارتی تجویز کو زبردست مہم کے باوجود کسی رکن ملک کی حمایت حاصل نہ ہوسکی۔ مختلف ممالک کے وفود نے تحریک کے فورم کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی بھارتی کوششوں کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا۔ پاکستانی وفد نے کامیاب لابنگ کی۔

سو فیصد یقین ہے

نواز شریف کے وکلاء نے کہا ہے کہ سندھ ہائی کورٹ میں طیارہ کیس کے فیصلے کے خلاف اپیل آج دائر ہو جائے گی۔ وکلاء نے کہا ہے کہ سو فیصد یقین ہے کہ نواز شریف بری ہو جائیں گے۔ نواز شریف کے نئے وکیل عزیز اللہ شیخ نے کہا کہ نواز شریف سے ملاقات میں ان کا حوصلہ بلند دیکھ کر خوشی ہوئی خواجہ سلطان نے کہا ہم بہت پرامید ہیں۔ دوسری طرف استغاثہ بھی فیصلے کے خلاف اور سزا میں اضافے کے حق میں اپیل دائر کررہا ہے۔

عاشورہ کی تعطیلات

وفاقی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ عاشورہ محرم کے سلسلے میں 15‘16- اپریل 2000ء کو سرکاری تعطیلات ہونگی۔

جنرل مشرف کا سرد مہری سے استقبال

فرانسیسی خبررساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ پاکستان کے فوجی حکمران جب اپنے دور اقتدار کے پہلے یورپی ملک کے دورے پر پہنچے تو ان کا سرد مہری سے لیکن صحیح استقبال کیا گیا۔ ایجنسی نے کہا کہ جنرل پرویز نے پیرس میں مختصر قیام کرکے یورپ کے سیاسی ردعمل کا اندازہ لگالیا ہوگا۔

جنرل مشرف کی اہم بات

فرانس کی خبررساں ایجنسی کے مطابق فرانس کے وزیر خارجہ سے ملاقات میں اہم بات جنرل مشرف کی یہ یقین دہانی تھی جس میں انہوں نے افغانستان میں دہشت گردی کی ممکنہ سرپرستی کے معاملے سے نبٹنے کا کہا ہے۔

سیف الرحمان فیملی۔ ایک ارب روپے کرپشن

پورے ملک میں کرپشن کرنے والوں کو پکڑنے کے سابق ذمہ دار احتساب سیل کے سابق چیئرمین معطل سینیٹر سیف الرحمان کی پوری فیملی پر ایک ارب روپے کی کرپشن کا کیس بنادیا گیا ہے۔

نواز شریف کی قیادت کو خطرہ نہیں

مسلم لیگ میں نواز شریف کی قیادت کو کوئی خطرہ نہیں۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ سوال یہ ہے کہ کیا وہ عملی سیاست میں پھر کبھی حصہ لے سکیں گے؟ ابھی کئی ماہ تک تو ایسا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔

پاکستان تنہا، وقار خطرے میں

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ پاکستان نہ صرف تنہا ہو رہا ہے بلکہ اس کا وقار بھی خطرے میں ہے۔ دولت مشترکہ کا بیان آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ حکومت کو تحائف کی پیشکش جھوٹ ہے۔

سارے مقدمات دائر ہوگئے

حکومت نواز شریف کے خلاف مزید کوئی ریفرنس دائر نہیں کرے گی۔ تمام ریفرنس پہلے ہی دائر کئے جاچکے ہیں۔ دیگر سیاستدانوں اور افسروں کے خلاف ریفرنس تیار کر لئے گئے۔

ہم پر تنقید کرنے والے

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارے پالیسی بیانات پر تنقید کرنے اور انہیں کشمیر کاز سے غداری قرار دینے والے آج خود تحریک آزادی کشمیر کو سبوتاژ کرنے کیلئے مجاہدین کشمیر کو روکنے کی باتیں کررہے ہیں۔

پٹرول سستا ہو جائے گا

حکومت اسی ماہ پٹرول سستا کرنے کا فیصلہ کر رہی ہے۔ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں 3 ڈالر فی بیرل کم ہوگئی ہیں۔

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

○ یونائیٹڈ بینک ربوہ کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ اب نیا نمبر 213676 ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
میاں عبدالمنان ناصر دوکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

برائے فروخت مکان
ایک مکان 7/15 واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ بررقبہ دس مرلے فروخت کرنا مقصود ہے۔ پانی بجلی اور گیس کی بھی سہولت موجود ہے۔
فوری رابطہ کریں۔ رابطہ کیلئے
ظفر احمد عطاء 5/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ
ٹیلی فون 212634

ربوہ میں انٹرنیٹ اور ای میل ٹریننگ نہائت مناسب چارجز پر
ڈپلومہ کورسز شارٹ کورسز۔ جدید کمپیوٹرز کا نیٹ ورک۔ انٹرنیٹ۔ ای میل فری کمپیوٹر ٹائپنگ۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر فری۔ طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور کلاسز صبح و شام
نیشنل کالج 23- شکور پارک ربوہ
Angels@brain.net.pk Ph. 212034

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334
پروپرائٹر :- میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61